ڈاکٹر اِفضال احمد انور
استاد و صدر شعبہ اردو، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد

نثری نظم میں نعت پارے

Dr Afzal Ahmed Anwar
Department of Urdu, G C University, Faisalabad

"Naat" in Prose Poetry

Prose poetry is a new genre in world literature. Some critics admit its importance but some do not recognize it, however this sort of poetry is popular among the young generation of writers, attaining gradual popularity in Urdu. Some people have written "NAAT" in this modern form of poetry. In this article, prose poetry has been discussed and different examples of this new poetic form have been given from "NAAT" i.e. the praise of Holy Prophet, Hazrat Muhammad (May Peace Be Upon Him).

نثری نظم کیا ہے؟ اسے کچھ لوگ باقاعدہ شاعری کیوں مانتے ہیں اور کچھ اس کا تمسخر کیوں اڑاتے ہیں، ان مباحث میں پڑے بغیر ایک سادہ سی بات مگر بڑے پتے کی بات ہے جو ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری نے تحریر کی ہے:

> ''وزن لازمۂ شاعری نہیں اور اوزان کی پابند کوئی بھی تحریر اس وقت تک شاعری نہیں ہو سکتی، جب تک وہ شعری جوہر سے مملو نہ ہو۔''(۱)

نثری نظم دراصل نثر میں شعری جوہر پیش کرنے سے معرضِ وجود میں آتی ہے۔ ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری نے نثری نظم کی تعریف یوں بیان کی ہے۔

> ''یہ ایک ایسی صنف شاعری ہے جو اوزان و بحور کے کسی مروّجہ نظام کی پیروی نہیں کرتی بلکہ نثر میں ہوتی ہے۔ یعنی اس میں خارجی یا معروضی آہنگ نہ ہونے کے باوصف داخلی یا لسانی آہنگ موجود ہوتا ہے۔ اس میں ایک مکمل اور واضح خیال ہوتا ہے جو ربط و تسلسل کے باعث موثر ہوتا ہے اور بالعموم اپنا اظہار امیجز Images کے وسیلے سے کرتا ہے۔ اس صنفِ شاعری کی طوالت ایک غنائی نظم کی طرح عموماً آدھ صفحے سے لے کر تین چار صفحات تک ہوتی ہے۔ اگر یہ بڑھ جائے تو اثر ماند پڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چونکہ نثری نظم مروّجہ ہیئتوں اور اوزان و بحور کی قیود سے آزاد ہوتی ہے۔ اس لیے اسے بے ہیئتی کی ایک ہیئت بھی قرار دیا گیا ہے۔'' (۲)

ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری نے اپنے ایم اے کے تحقیقی مقالہ کے دوسرے باب میں نثری نظم اور اس کی تکنیک پر کھل کر بحث کی ہے۔اس ضمن میں اُن کے تجزیے کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱) نثری نظم مروّجہ شعری ہیئتوں (کہ جن کی بنیاد اوزان و بحور اور ترتیبِ قوافی پر ہے،) سے انحراف کرتی ہے اور اپنی ہیئت کی خود تشکیل کرتی ہے۔

۲) لیکن کسی پابند نظم سے وزن خارج کر دینے سے نثری نظم جنم نہیں لیتی، کیونکہ شاعری ایک مکمل شکل میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔

۳) اس میں سطروں کی تقسیم پابند یا آزاد نظم کے مصرعوں کی طرح ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ کوئی بھی صورت اختیار کر سکتی ہے۔(ایک پیرے کی صورت میں، کئی پیروں کی صورت میں یا مسلسل بھی ہو سکتی ہے۔)

۴) نثری نظم کی شاعری اگرچہ نثر میں ہوتی ہے لیکن اسے شاعرانہ نثر سے ممیّز کیا جاتا ہے۔کیونکہ شاعرانہ نثر سیاق و سباق کے حوالے سے ہی قابلِ فہم بنتی ہے جبکہ نثری نظم مکمل اور جامع ہوتی ہے۔

۵) نثری نظم کو عام نثر سے اس طرح ممیز کیا جاتا ہے کہ اس کا اسلوب منطقی، بیانیہ اور تجزیاتی نہیں ہوتا، اور نہ ہی یہ غیر استعاراتی پیرایہ اختیار کرتی ہے۔عام نثر کی بنیاد منطق و تعقّل پر ہوتی ہے جبکہ اس کی بنیاد جذبہ و تخیّل پر ہے۔

۶) نثر نظم کا انحصار محض لفظ پر ہے کیونکہ یہ صنفِ شاعری معین صوتی دائروں کی پابند نہیں۔اس میں ہر طرح کے الفاظ جذب ہو سکتے ہیں۔مگر معنویت کا دارومدار شاعر کی صلاحیتوں پر ہے۔

۷) ہر صنفِ شاعری میں علامتیں اور استعارے ہوتے ہیں، نثری نظم میں بھی ان سے شعری تجربہ اظہار پاتا ہے۔ انہیں علاقائی، آفاقی، اور شخصی International, Personal اور Regional تین زمروں میں رکھا جا سکتا ہے۔

۸) نثری نظم میں رسمی علامتوں کے علاوہ آزادانہ طور پر استعمال کی گئی علامتیں بھی ملتی ہیں، ان سے نادر امیجز پیدا ہوتے ہیں۔خواہ معنوی اعتبار سے یہ امیجز کیسے ہی ہوں۔

۹) نثری نظم اپنی آزادی کے باعث نئی نئی علامتوں اور تصویروں کو بآسانی قبول کر لیتی ہے۔

۱۰) نثری نظم کی موضوعاتی تخصیص ممکن نہیں۔ہمارے ہاں اعلیٰ اور پست اور عصری شعور کی حامل اور عمرانی بصیرت سے تہی ہر طرح کے موضوعات پر نثری نظمیں لکھی گئی ہیں۔

۱۱) تاہم نثری نظم میں ایسا شعری تجربہ آنا چاہیے جو اس کے نثر میں ہونے کا جواز مہیا کرے اور گفتگو، خطابت اور خود کلامی کا سا لہجہ پیدا کرے۔

۱۲) شاعری کے طور پر وہی نثری نظم قابل قبول ہوگی، جو شعری جوہر سے مملو ہوگی، اور اس میں جمالیاتی خصائص مجتمع ہوں گے۔ (۳)

اگر نظم میں وزن، قافیہ، ردیف سب کچھ ہو صرف شعریت نہ ہو تو اسے کوئی شاعری نہیں مانتا اس موقع پر اکثر یہ مثال دی جاتی ہے کہ: اکہتر بہتر تہتر چوہتر پچھتر چھہتر ستتر اٹھہتر

بظاہر شعر ہے۔مصرعے بھی دو ہیں وزن بھی ہے۔قافیہ بھی ہے، لیکن یہ پھر بھی شعر نہیں محض گنتی ہے کیونکہ اس میں شعریت نہیں۔اسی طرح نثر میں اگر شعری خوبیاں ہوں اور وہ بیانِ مربوط پر مشتمل ہو تو اسے نثری نظم ماننا پڑے گا۔

دیگر ہیئتوں کی طرح نثری نظم کی ہیئت میں بھی ہمیں نعت کے نمونے اُردو ادب میں مل جاتے ہیں۔شبلی نعمانی نے ظہور قدسی کے عنوان سے جو تحریر چھوڑی ہے اُس میں نثری نظموں کے ابتدائی ہیولے صاف نظر آتے ہیں۔اسی طرح خواجہ حسن نظامی کی تحریروں میں بھی نثری نظموں کے نمونے تلاش کئے جا سکتے ہیں۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ: نعتیہ نثری نظموں کے معتبر نمونوں کی تلاش میں نکلیں تو ہمیں علامہ اقبالؒ کا ایک مکتوب (محررہ ۱۹۰۵ء) بھی دکھائی دیتا ہے۔ آیئے اس خط کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں۔

اے عرب کی مقدس سرزمین، تجھ کو مبارک ہو تو ایک پتھر تھی جس کو دُنیا کے معماروں نے ردّ کر دیا تھا، مگر ایک یتیم بچے نے خُدا جانے تجھ پر کیا افسوں پڑھ دیا کہ موجودہ دنیا کی تہذیب وتمدن کی بنیاد تجھ پر رکھی گئی۔ باغ کے مالک نے اپنے ملازموں کو مالیوں کے پاس پھل کا حصہ لینے کو بھیجا لیکن مالیوں نے ہمیشہ ملازموں کو مار پیٹ کر باغ سے باہر نکال دیا اور مالک کے حقوق کی کچھ پروانہ کی، مگر آہ! اے پاک سرزمین تو وہ جگہ ہے جہاں سے باغ کے مالک نے نورظہور کیا تا کہ گستاخ مالیوں کو باغ سے نکال کر پھولوں کو ان کے نامسعود پنجوں سے آزاد کردے۔ تیرے ریگستانوں نے ہزاروں مقدس نقشِ قدم دیکھے ہیں اور تیری کھجوروں کے سائے نے ہزاروں ولیوں کو تمازتِ آفتاب سے محفوظ رکھا ہے۔ کاش میرے بدکردار جسم کی خاک تیرے ریت کے ذرّوں میں مل کر تیرے بیابانوں میں اُڑتی پھرے اور یہی آوارگی میرے تاریک دنوں کا کفارہ ہو۔ کاش میں تیرے صحراؤں میں لُٹ جاؤں اور دُنیا کے تمام سامانوں سے آزاد ہو کر تیری تیز دھوپ میں جلتا ہوا اور پاؤں کے آبلوں کی پروانہ کرتا ہوا اس پاک سرزمین میں جا پہنچوں جہاں کی گلیوں میں اذانِ بلال کی عاشقانہ آواز گونجتی تھی۔'' اس تحریر کو پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی نے نثری نعت قرار دیا ہے۔ (۴)

سسٹر کمیلیا بدر کی ایک انگریزی نظم ہے "I Wonder" اس کا ترجمہ میں ''سوچتی ہوں'' کے عنوان سے آفتاب کریمی نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ نثری نظم کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس کا ابتدائی حصہ درج ذیل ہے۔

اگر محمد مصطفیٰؐ اچانک
آپ کے دروازے پہ دستک دیں
اور دو ایک دن کے لئے آپ کو میزبانی کا شرف بخشیں
تو......تو......آپ کی کیفیت کیا ہوگی
میں یہ سوچتی ہوں
ایسے عظیم مہمان کے لیے
گھر کا بہترین کمرہ
اور کھانے میں وہ سب کچھ جو آپ کے مقدور میں ہوگا
اور آپ کے لفظوں میں استقبال کے پھول مہکیں گے
''سرکارؐ! کیسا کرم ہے
آپ نے عزت بڑھائی ہے
مسرت کی ہماری انتہا کوئی نہیں ہے''

مگر میں سوچتی ہوں
انہیں اپنے گھر کی جانب آتے دیکھ کر
آپ دروازے پہ اُن کا استقبال کریں گے
یا پہلے کپڑے بدلیں گے اور پھر گھر کے اندر بلائیں گے
(کہ لباس کے اسلامی تقاضوں کے مطابق ہوں)

یا کچھ رسالے چھپائیں گے
اوران کی جگہ قرآن رکھ دیں گے
اوراپنے ٹی وی پر چلتی ہوئی بالغ مووی کو
کہاں لے جائیں گے
اور ریڈیو بند کریں گے؟
اوراس تمنا کے ساتھ کہ انہوںؐ نے کچھ نہ سنا ہو
اور آپ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ......رُک جائیں گے (۵)

راجا رشید محمود: مدیر نعت ایک عرصے تک ماہنامہ نعت میں باقاعدہ اداریہ بھی لکھا کرتے تھے۔ ان کے یہ اداریے مختصر ہوتے لیکن بہت جامع، ان میں جگہ جگہ نثری نظموں کے نمونے دکھائی دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ ''سفرِ سعادت منزلِ محبت'' کے عنوان پر مبنی نعت کے خصوصی شمارے کے اداریے میں لکھتے ہیں

''ذکر ایک شہر کا''
جس میں داخلہ امن کی ضمانت ہے
جہاں اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں
جہاں دراصل ۵۳ برس اُس ہستی کا گھر رہا جن کا گھر ہر مومن کے دل میں ہے
جہاں کے ایک سیاہ پوش مکان میں نصب ایک کالے پتھر کا لمس لبوں
کے ذریعے روح وجاں تک کو روشنیوں سے مستیز کرتا ہے
جہاں ایک بزرگ کے نقوشِ پا کی جگہ کو مقامِ صلوٰۃ' ایک ماں کی
مضطربانہ بھاگ دوڑ کے مقامات کو شعائراللہ' ایک معصوم کی
ایڑیوں کی رگڑ سے جاری ہونے والے پانی کو آبِ شفا؟' اور
محبوب کی تنہائیوں کے محافظ مقام کو خلوتِ نور ٹھہرایا گیا
شہر جو یہاں سے ہجرت کرنے والی بستی کو پسند تھا
تذکرہ دوسرے شہر کا
جو محبتوں کا امین ہے، عقیدتوں کا مرکز ومحور ہے
جو ایثار واخلاص کی سرزمین پر آباد ہے
جہاں پہنچ کر انسان کا رُواں رُواں شدّتِ عجز وارادت سے
سجدہ کناں ہو جاتا ہے
جہاں سے بٹنے والی خیرات پر کائنات چلتی ہے
شہر' جو ہجرت کرانے والی ہستی کو بہت پسند تھا
جو ہجرت کرنے والی ہستی کا شہر کہلایا
امن اور اطمینان چاہتے ہو، تو بس یہی دو جگہیں ہیں'......صرف!! (۶)

راجا رشید محمود ایک اور اداریے کے آغاز میں رقم طراز ہیں، (یہ بھی نعتیہ نثری نظم کا خوبصورت نمونہ ہے)

مدینۃ الرّسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سرزمین محبت ہے

یہیں سے محبت کے سوتے پھوٹے، یہی مقام محبت کا منبع ومصدر ہے
اسی لیے لوگوں کی محبت کا مرجع ہے
اللہ کریم نے اُس خاک کی قسم کھائی، جہاں اُس کے محبوب چلتے پھرتے تھے
اور جہاں اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مستقل قیام ہے
''اے خنک شہرے کہ آنجا دِلبر است''
''زمین کا وہ حصہ ہر مقام سے افضل ہے
اس سرزمین محبت تک رسائی آقا و مولاً کے نام لیواؤں کی معراج ہے'' (۷)

محمد اقبال چودھری پروفیسر: معروف ماہر تعلیم اور گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہردلعزیز شخصیت جنھوں نے بڑی محبت سے اپنا سفرنامہ حج تحریر کیا، اس سفرنامے میں معلومات اور عشق ومحبت کی فراوانی تو ہے ہی، نثری نظم کے معتبر اور بہترین نمونے بھی اس میں موجود ہیں۔ ان کو خود بھی یہ احساس تھا کہ وہ جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ دراصل نثری نعت کے نمونے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''میرے پاس شاعری کی اہلیت تو نہیں البتہ اے میرے اللہ! میں تیرے نبی کی نثری نعت ضرور لکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔''(۸)

ان کے سفرنامہ حج سے نثری نعتیہ نظم کا ایک نمونہ دیکھئے:

''اے رحمت دوعالم ﷺ آپ اپنے منبع جود وسخا سے میرے حلق میں چند بوند آب عشق اور آب محبت ٹپکا دیں۔۔ جس کے پینے سے گدا بادشاہ اور آقائے فقر ومستی ہو جاتا ہے۔ یہ وہ آب چشمہ فیض ہے جو سوچ کو تیز' آنکھ کو بیدار' خاک کو کہکشاں' دھول کو ثریا کی بلندی' قطرے کو سمندر کی وسعت' خاموشی کو شور قیامت' چکور کو باز پر جھپٹنے کی قوت' ممولے کو شہباز سے لڑنے کا عزم وحوصلہ' مور ناتواں کو ہاتھی کی موت کا سامان' فکر کو چاندنی کی وسعت اور حسن لمحاتی کو حسن لازوال کے لمحات دائمی عطا کرتا ہے اور جب یہ حضور کے دست معجز نما کی عطا سے کسی خوش بخت کا نصیب بن جاتا ہے تو اس کی تقدیر بدل جاتی ہے۔ ہم اس دنیا میں حرف بے آواز تھے، رسالت نے ہمیں لحن بلالی کا وارث بنا دیا۔ ہم غلامی کے سوداگر تھے حضور ﷺ نے انسانی حقوق کا مقنن و محافظ بنا دیا۔ ملت کا حلقہ جس کا مرکز وادی بطحا ہے اپنے اثرات کے لحاظ سے وسعت پذیر ہے۔ ہم حضور ﷺ کی نسبت سے ایک ملت اور دنیا والوں کے لئے پیغام رحمت ہیں۔ حضور ﷺ کی اُمت دیوار حرم کی پناہ میں ہے۔ قرآن قلب مومن کے لئے قوت اور حضور ﷺ کی احادیث جسد ملت کے لئے روح کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضور ﷺ کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دینا موت کے مترادف ہے۔ ملت نے آپ کے فیض سے حیات جاوداں کا سراغ اور آفتاب ہدایت کی کرنوں سے قوت نمو حاصل کی ہے۔ فرد اللہ تعالیٰ کے تعلق سے قائم اور ملت حضور ﷺ کے ساتھ تعلق سے زندہ ہے۔ یہ رسالت ہے جو ہمیں ایک دوسرے کا ہمنوا اور ہم نفس بناتی ہے۔ دین فطرت حضور کے بحر بے پایاں کا موتی ہے۔ ہم متحد اور یکجان ہیں تو یہ حضور ﷺ کا فیضان اور اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت ہم پر اور اپنی رسالت رسول پاک ﷺ پر ختم کر دی۔ حضور ﷺ آخری رسول اور ہم آخری ملت ہیں''۔ (۹)

علیم صبا نویدی: ان کی دو نثری نعتوں کے نمونے درج ذیل ہیں:

یہ شہر پھول والوں کا ہے
اس شہر میں

خوشبوئیں نہیں بکتیں
درد جنم نہیں لیتے
زخم نہیں مسکراتے
داغ نہیں مسکراتے
داغ نہیں جگمگاتے
سانسیں خون نہیں پیتیں
آنکھیں فریب نہیں دیتیں
ہاتھ خنجر نہیں رکھتے
پاؤں زنجیریں نہیں پہنتے
آسماں ظلم نہیں ڈھاتے
سمندر قہر نہیں لاتے
پہاڑ آپس نہیں ٹکراتے
یہاں راتیں خوفناک نہیں ہوتیں
دن ظالم نہیں ہوتے
یہ شہر پھول والوں کا ہے
اس شہر میں
نورِ مصطفائی ہے
خوشبوئے خدائی ہے (۱۰)

میمونہ روحی: فیصل آباد کی معروف ماہر تعلیم ہیں۔ نثری نظموں پر مشتمل ان کا مجموعہ کلام ''سرکتے موسم'' اِن کے دلی جذبات کا آئینہ دار ہے۔ اِس مجموعہ میں نعت کے نمونے بھی موجود ہیں ''اے روشنی کے سفیر'' اُن کی نعتیہ نظم ہے۔ چند سطور درج ذیل ہیں:

بے یقینی کا بے نور ساحل
اور ــــــ اعتماد کا اندھا سمندر
کیا یہ زندگی کے تپتے ہوئے صحرا کو سیراب کر دے گا؟
سازشوں کی تُند موجیں ہیں
اور میرا حسّاس ذہن ۔۔
چند آرزوئیں بے کفن لاشوں کی طرح سامانِ ماتم بنی ہوئی ہیں
اے روشنی کے سفیر!
اے شاہِ زمن ﷺ!
مجھے وہ شعور عطا کر جو میرے عمل کو معتبر کر دے
اور میری مُشتِ خاک کو بشارت بھرے آسمانوں کی طرف عازمِ سفر کر دے (۱۱)

اِن کی ایک اور نعتیہ نظم:

اے! نئے حوصلوں کی بشارت دینے والے!

زندگی کے تپتے صحرا میں بادل کی طرح برسنے والے!
رُوح کو مصائب کی زنجیروں سے رہائی دینے والے!
تو کانچ کی دیوار بن کر میرے سامنے کب تک کھڑا رہے گا!
زندگی بہتے پانی کی طرح ہے
اور
موجِ غم اِس میں ارتعاش پیدا کرتی ہے
تیری محبت کے شبدیز نے شاہوں کو بھی گدا بنا دِیا ہے
تیرا کرم ریزہ ریزہ جاں کے لیے حوصلہ ہے
اوراِس کی وسعت، ضمیرِ انساں پہ سایہ فگن ہے
میرے دِل میں جھانک کر تو دیکھو
تمھیں نظر آئے گا
درد کا شہر کیسے ضوفشاں ہے
شاخیں جھکی ہوئی ہیں اور کلیاں کِھلی ہوئی ہیں
تیری یاد خوشبو بن کر، رتجگوں میں ویرانی شب کو پیچھے چھوڑے
کسی اَن سنی آہٹ کے لیے۔۔۔
اَن دیکھے خواب کو ہم رکاب کیے۔۔۔
نبضِ موسم پر دستِ مسیحا کی تمنا لیے آباد ہے (۱۲)

نثری نظم، شاعری کی وہ صنف ہے جسے اُردو میں اپنا وجود منوانے کے لیے بہت سے بڑے شعراء کی ضرورت ہے، اگر اِسے مقدر کی یاوری سے ایسی بڑی شاعری مل گئی تو یہ اپنے آپ کو خود منوالے گی۔ فی الحال ہمیں اِس تجربے کو پنپنے کا موقع دینا چاہیے۔ یہی ادب کے ارتقاء کا لازمہ ہے۔

حوالہ جات

۱۔ منور رؤف + صابر کلوروی (مرتبین)' خیابان' اصناف سخن نمبر' شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی ۲۰۰۱ء' ص: ۱۸۸

۲۔ نوری (محمد فخر الحق، ڈاکٹر) نثری نظم' لاہور: مکتبہ عالیہ' ۱۹۸۹ء' ص: ۳۳

۳۔ ایضاً' ص: ۳۳ تا ۴۳

۴۔ تحسین فراقی' ڈاکٹر: جستجو' لاہور: یونیورسل بکس' ۱۹۸۷ء' ص: ۱۰۶

۵۔ نعت رنگ نمبر ۴' (مدیر صبیح رحمانی) کراچی: اقلیم نعت' مئی ۱۹۹۷ء' ص: ۱۹۶

۶۔ ماہنامہ نعت' (مدیر راجا رشید محمود) نومبر۔ دسمبر ۱۹۹۲ء' ص: ۲

۷۔ ماہنامہ نعت' (مدیر راجا رشید محمود) مارچ ۱۹۸۸ء' ص: ۲

۸۔ محمد اقبال چودھری' حضور کے حضور' گوجرہ: ناشر مصنف خود' ۲۰۰۴ء' ص: ۱۰۰

۹۔ ایضاً' ص: ۱۵

۱۰۔ علیم صبا نویدی' نعتیہ شاعری میں ہیئتی تجربے' چینئی (بھارت)' ناشرہ: ڈاکٹر جاویدہ حبیب' ۲۰۰۶ء' ص: ۹۸

۱۱۔ میمونہ روحی' سرکتے موسم' فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۰۷ء، ص ۱۹

۱۲۔ ایضاً، ص ۲۱-۲۲۔